۹۰

یں مسلسل دو سال سے بیمار چلا جا رہا ہوں۔ اب تو مسجد تک بھی نہیں جا سکتا۔ صرف جمعہ کی نماز کیلئے بمشکل تمام جاتا ہوں۔ ورنہ تمام نمازیں گھر پڑھتا ہوں۔ فرض نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں سنتیں تو بیٹھ کر ہی پڑھتا ہوں۔ بہت کمزور ہوں۔ آپ کی اور سب کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ حضرت الاستاذ حضرت شاہ صاحبؒ کے کمالات میں سے یہ چیز جملے۔ اپنے لڑکے مولوی مقبول الرحمٰن سے لکھوا کر ارسال کرتا ہوں۔

محمد عفا اللہ عنہٗ

محدث عصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی باتیں

حضرۃ مولانا محمد انوری صاحب مدظلہٗ ۔ لائل پور

★ —— حضرت شاہ صاحبؒ بڑے ہی مہمان نواز تھے۔ جب کبھی حاضری ہوتی تو کھانے کا بڑا ہی اہتمام فرماتے تھے۔ مہمان کے پاس خود تشریف رکھتے تھے۔ اور مولانا محفوظ علی صاحب کو تاکید فرماتے تھے کہ مہمانوں کو کھانا اچھی طرح کھلائیو۔ بہت عمدہ کھانا بنوا کر کھلاتے تھے۔ ایک دفعہ میں حاضر ہوا تو مولانا محفوظ علی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت شاہ صاحبؒ گھر میں تاکید فرما رہے تھے۔ کہ بہت معزز مہمان آئے ہیں، کھانا اچھا بنائیو۔ مولانا محفوظ علی صاحب مرحوم حضرت کے بچوں کے ماموں تھے۔ انہوں نے اپنی ساری عمر حضرت ہی کی خدمت میں گذار دی۔ بڑے ذکی اور بہت مشہور طبیب تھے۔ لوگ بکثرت ان کے پاس بغرض علاج آتے جاتے تھے۔ میرے ساتھ بڑے ہی بے تکلف تھے۔ بہت سی راز کی باتیں تبلا دیتے تھے۔

★ —— حضرت شاہ صاحبؒ جب بیعت کرتے تھے تو بعد میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز کی پابندی کرو۔ حلال و حرام میں تمیز کرو۔ اور نصیحتیں اس وقت یاد نہیں، یہی دونوں فقرے یاد ہیں۔ بیعت کرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کو اس زور سے کہتے تھے۔ کہ سننے والوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب طبق کھل گئے۔ خود جہر کی کیفیت سناتے تھے۔

★ــــ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحبؒ اور حضرت مفتی عزیزالرحمٰن صاحب اور مولانا سراج احمد صاحب اور مولانا اعزاز علی صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی یہ سب حضرات سرہند کے اسٹیشن سے اتر کر حضرت مجدّد صاحبؒ اور ان کے صاحبزادوں رحمہم اللہ کی زیارت کی غرض سے پیدل چل کر گئے۔ یہ تین کوس کا راستہ ہوگا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ ابھی گاڑی اُدھر نہیں جاتی تھی۔ راستہ میں ایک مدرس دیوبند کے متعلق بات چیت ہونے لگی۔ رفقاء آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ وہ مدرس صاحب شاہ صاحب کے متعلق یوں کہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ واقعہ تو صحیح تھا، مگر حضرت شاہ صاحبؒ نے سب کچھ سنا اور کچھ جواب نہیں دیا۔ یہ حضرت شاہ صاحب کا انتہائی اتقاء ہے۔ کہ غیبت کا جواب بھی نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حسبنا اللہ یہ کہا اور پھر فرمایا کہ کوئی اور بات کرو، اسکو جانے دو۔

★ــــ فرمایا کہ ایک دفعہ میں گنگوہ حاضر ہوا۔ میں تو حضرت گنگوہیؒ سے مسئلہ پوچھ رہا تھا۔ اور ایک آدمی آیا اور حضرت کے سامنے آپ کی تعریف کرنے لگا۔ حضرت نے سب کچھ سنا۔ اور پھر ایک مٹھی مٹی کی بھر کر اس کے منہ پر ماری۔ فرمایا حدیث میں آتا ہے۔ جو تمہارے منہ پر تعریف کرے اس کے منہ پر مٹی ڈال دو۔

★ــــ فرمایا جب میں ۱۳۱۹ھ میں مدرسہ امینیہ چھوڑ کر دہلی سے کشمیر گیا، اور وہاں وعظ و نصیحت کا سلسلہ جیسا کہ سنت انبیاء علیہم السلام ہے، شروع کیا تو لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ پھر میں نے مدرسہ فیض عام کی بارہ مولا میں بنیاد ڈالی۔ مدرسہ خوب چلا۔ وہاں میں سب کتابوں کا درس دیتا تھا۔ اور کتب حدیث کا بھی درس دیتا تھا۔

★ــــ فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے دیوبند سے کشمیر جانے کی چھٹی حاصل کی اور وہاں سے میں نے مولانا محمد سہول صاحب مدرس دیوبند کے نام چٹھی لکھی۔ مگر ان سے وہ خط پڑھا نہ گیا۔ میں کشمیر سے واپس دیوبند آیا تو انہوں نے بتلایا کہ خط آپ کا آیا تھا وہ ویسا ہی رکھا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آیا، پھر میں نے پڑھ کر سارا خط ان کو سمجھایا۔ پھر فرمایا کہ میں چودہ قسم کا طرز تحریر جانتا ہوں۔ وہ نویں قسم تھی جو مولانا کو سمجھ نہیں آئی۔

★ــــ فرمایا ہمارے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ کو حضرت شاہ عبدالغنی مہاجر مدنیؒ سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔ کچھ دنوں بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو حضرت شاہ عبدالغنی صاحبؒ سے حدیث پڑھی۔ پھر انہوں نے اپنے دست مبارک سے حضرت کو سند دی۔

★ــــ فرمایا ایک میرے استاذ حدیث مولانا محمد اسحاق صاحب کشمیری ثم مدنیؒ ہیں۔ میں انکا نہایت احترام کرتا تھا۔ میں ادباً بیٹھے بیٹھے تھک جاتا تھا۔ مگر گھٹنے نہیں تبدیل کرتا تھا۔ مولانا محمد اسحاقؒ نے حضرت مولانا خیر الدین آلوسی بغدادی سے حدیث پڑھی ہے۔ وہ اپنے والد ماجد مولانا سید محمود آلوسی صاحب روح المعانی کے تلمیذ ہیں۔ انہوں نے ۱۳۲۷ء میں وفات پائی۔ (یعنی صاحب روح المعانی نے) یہ بڑے ہی محقق ہیں۔ یہ مفتی بھی تھے اعلم بغداد کہلاتے تھے۔

★ــــ ایک دفعہ فرمایا کہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیُّ القیوم واتوبُ الیہ۔ یعنی الحی القیوم پر زبر پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ الحی القیوم دونوں اللہ کی صفتیں ہیں۔ اور لفظ اللہ مفعول بہ واقع ہوا ہے۔ اس لئے الحیَّ القیوم بہتر ہے۔

★ــــ ایک دفعہ فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قرآن شریف کے بعد ان کلمات سے بڑھ کر کسی کا ثواب نہیں۔ اور یہ بھی قرآن شریف سے ہیں۔ اس لئے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ سارے قرآن میں کہیں اکٹھا نہیں آیا۔ اور یہ سارے کلمات قرآن شریف سے ہیں۔ یعنی سارے الفاظ قرآن شریف میں موجود ہیں۔ اس لئے یہ صحیح ہوا کہ یہ سب قرآن شریف سے ہیں۔ اور سارے اکٹھے ملکر ایک آیت نہیں۔

★ــــ ایک دفعہ دیوبند سے تشریف لائے اور لدھیانہ سے احقر بھی ساتھ ہوگیا۔ امرتسر اترے اور مولانا عبد القدیر کشمیری کے ہاں ٹھہرے۔ صبح کو جب گاڑی سے روانہ ہوئے تو میرے دریافت کرنے پر فرمایا کہ مرزائیوں سے اختلاط اچھا نہیں، بہت برا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے ڈنگ مارنے سے باز نہیں آتے اس لئے ان سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔ یا تو آدمی کے پاس ان کا زہر اتارنے کیلئے تریاق ہو۔ جب تریاق نہ ہو تو دور ہی اچھے۔ دوسری دلیل یہ کہ قرآن پاک میں ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین۔ یہ دو دلیلیں ہوگئیں۔ ایک عقلی اور ایک نقلی۔

★ــــ فرمایا دیانت کہتے ہیں کہ بندے اور اللہ کے درمیان جو تعلق ہے، اس کو اچھے طریقہ سے نبھائے۔ اسکو دیانت کہتے ہیں۔ ایسا شخص دیانتدار کہلاتا ہے اور جس میں یہ صفت نہیں ہے۔ وہ دیانتدار نہیں بلکہ خائن ہے۔

★ــــ امرتسر کے راستہ میں ہی فرمایا کہ ہمارا خاندان دس پشت سے سہروردی ہے۔ میرے والد صاحب مولانا سید معظم شاہ صاحب کی طرف سے بھی مجھے اجازت ہے۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ سے بھی اجازت ہے۔ حضرت گنگوہیؒ نے تو یہ اجازت نامہ مجھے لکھ کر دیا تھا ــــ

یوں بھی حضرت گنگوہیؒ کی بڑی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ہم نے شام و عرب، مصر و عراق میں کوئی ایسا فقیہ النفس نہیں دیکھا۔

★ — حضرت کے پاس ابوداؤد کی شرح خود اپنی تھی جسکو ایک جلد میں بہت حفاظت سے رکھتے تھے۔ میں نے بھی حضرت سے وہ جلد لیکر کچھ اجزاء نقل کر لئے تھے۔ بہت ہی مبسوط شرح تھی، بذل المجہود سے بہت مفصل پھر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ شرح کیا ہوئی۔ جب حضرت کا وصال ہوا۔ چونکہ حضرت کے صاحبزادے اس وقت چھوٹی عمر کے تھے۔ معلوم نہیں کس کے ہاتھ لگ گئی۔ بہت ہی خوشخط لکھی ہوئی تھی۔

★ — حضرت شیخ الہندؒ حضرت شاہ صاحبؒ کی بڑی ہی قدر اور توقیر کرتے تھے۔ جو مشکل مسئلہ پیش آتا اس کی تحقیق حضرت شاہ صاحبؒ سے کرایا کرتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ بڑے ہی ادب سے عرض کیا کرتے تھے کہ ہاں حضرت فلاں مصنّف نے یونہی لکھا ہے۔

★ — جب مولانا غلام رسول صاحب کا وصال ہوگیا تو اس وقت حضرت مالٹا میں تھے۔ وہاں سے ایک لمبا مرثیہ لکھ کر بھیجا۔ اس کا اس وقت ایک شعر یاد ہے ؎

غلام رسول اوستاذ افاضل ۔۔۔ کہ چشم جہاں مثل او دید کمتر

اور ایک شعر یہ بھی تھا ؎

تیرے حجرے میں جب کبھی ہوتے حاضر ۔۔۔ تو آجاتے تھے یاد ہم کو ابوذر

★ — ص۵۲۳ بخاری جلد اوّل میں ہے کہ حضرت فاروقِ اعظمؓ جب فجر کی نماز پڑھاتے تھے تو اکثر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا سورۃ نحل پڑھتے تھے۔ اور رکوع اس وقت کرتے تھے۔ کہ لوگ جمع ہو جاتے تھے جو آدمی بالکل رکوع کے قریب ملا، اور اکثر ایسا ہوتا ہے، تو اسکی فاتحہ کہاں گئی۔ یہ تو حضرت فاروقِ اعظم کا فعل ہے۔ جو کہ خلفاء راشدین میں سے ہیں جن کے اتباع کا حکم ہے۔

★ — فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے: واذا رکعت فضع راحتیک علیٰ رکبتیک۔ یہ دونوں شرط اور جزاء ہیں۔ اور شرط اور جزا میں اتصال شرط ہے۔ پس اگر رفع یدین ہو تو جزاء اور شرط میں اتصال کہاں رہا۔

★ — ایک دفعہ لدھیانہ تشریف لائے۔ میں اس وقت لدھیانہ مدرسہ عزیزیہ میں پڑھاتا تھا۔ چونکہ وہ مدرسہ حضرت شاہ صاحبؒ کے راستہ میں پڑتا تھا۔ اس واسطے میں نے وہیں قیام کیا۔

تاکہ حضرت کی زیارت ہوتی رہے۔ اس مدرسہ میں کتب خانہ بہت بڑا تھا۔ قادیانیوں کی تمام کتابیں اور ان کی رد کی کتابیں اور شیعہ کی تمام اور ان کی رد کی کتابیں۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی کی تصنیفات بھی تھیں۔ میں نے وہ تمام تصنیفات ازبر کر رکھی تھیں۔ اصول کافی اور اسکی شرح جوکہ ایران سے منگوائی تھیں وہ سب دیکھ لی تھیں۔ ۱۹۲۳ء کی بات ہے۔ ایسے ہی فروع کافی تھیں اور اسکی شروح تھیں۔ بیشمار کتابیں تھیں۔ ایک دفعہ دیوبند سے حضرت شاہ صاحب مع حضرت مولانا بدر عالم صاحبؒ تشریف لائے، مجھے وہاں پڑھاتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ مولانا بدر عالم صاحبؒ نے دریافت کیا کہ حکمت نزول عیسیٰ علیہ السلام میں کیا ہے۔ فرمایا بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ اسماعیلی اور سلسلہ اسحاقی کو ملا دینا منظور ہے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو شریعت محمدیہ پر عمل درآمد کریں گے ــــ جب بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے تو آپ کا خاتم النبیین ہونا دوبالا ہو جائے گا۔ کہ خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے علاقہ میں تشریف لے گئے تھے۔ تو اس وقت شریعت یوسفی پر عمل کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر برحق تو ہوں گے مگر عمل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مبارکہ پر کریں گے۔

★ ــــ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ فرماتے تھے۔ کہ میں ایک دفعہ مسلم شریف کا درس دیکر درس بند کر کے حضرت شاہ صاحبؒ کے کمرہ میں گیا تو اس وقت کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ میرے جانے پر فوراً میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ حدیث میں ایمان کا صلہ علیٰ بھی آیا ہے۔؟ تو فرمایا کہ ہماری نظر سے تمام ذخیرہ حدیث میں کہیں نہیں گذرا کہ ایمان کا صلہ علیٰ آیا ہو۔ مگر مسلم شریف کی یہ حدیث مامن نبی الا وقد اوتی ما مثلہ آمن علیہ البشر میں پس کر پسینہ پسینہ ہو گیا۔ کیونکہ یہی حدیث میرے ذہن میں تھی کہ دریافت کروں گا۔ کیونکہ اسی حدیث کا میں درس دیتا گیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کا استحضار دیکھ کر بڑا ہی متعجب ہوا ــــ نیز فرماتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ جواب دینے کے لئے تیار ہی بیٹھے ہیں۔ پھر میں نے کبھی یہ جرأت نہیں کی۔ اس وقت واقعی میری غرض امتحان تھی۔

★ ــــ بہاولپور کا قصہ ہے کہ آپ جمعہ کی نماز کے بعد کچھ بیان بھی فرماتے تھے۔ ایک دفعہ مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی مرحوم جو کہ اس وقت اس سفر میں ساتھ تھے۔ آپ کے بیان سے

(باقی صہ ۲۲ پر)